© rasailojaraid.com

ابن الحسن عباسی

یہودی دماغ، عیسائی مشینری

ہمارا یہ دور مسلمانوں کے لیے موسم درد والم ہے، اس عہدِ ستم پر جانے کتنے مرثیے کہے گئے اور نہ معلوم کب تک کہیں جائیں گے...... ایک دردمند مسلمان کے ساز جگر چھیڑنے والے خونچکاں مناظر کی ہر سو پھیلی ویرانیوں میں جب دل کے پردوں سے نالے پھوٹتے ہیں تو لفظ وبیان اور تعبیرو زبان کا سانس ٹوٹ ٹوٹ جاتا ہے، ویسے تو اسلامی دنیا کو دیوار سے لگانے کے لیے بر سر بام آنے والے بیسیوں اسباب کی آنکھ مچولی جاری رہی، اور کئی قوموں نے اس کی آشفتہ سری میں حصہ لیا، لیکن ان میں یہودی ہاتھوں کے پھینکے ہوئے پتے بہت نمایاں ہیں...... سامنے آکر دوبدو میدان مار لینا قوم یہود کے آئین میں نہیں، ہمیشہ پردے کے پیچھے رہ کر سازش کے جال بننے کی عادی اس قوم کی سیہ کاریوں کے جھاڑ جھنکاڑ سے جگہ جگہ تاریخ کے مرغزار آزردہ رنگ ہیں۔ اس بے سدھری قوم کا قومی سدھار جہاں نظر آئے سمجھ لیجئے اس کی تہہ میں بگاڑ کا خطرناک منصوبہ ہلکورے لے رہا ہے، یہ غلام ہو تو آقاؤں کے جوتے سیدھے کرنے میں کبھی غفلت نہیں برتے گی، بے خیالی کا عادی بنائے گی، واری جائے گی، بلائیں لے گی، پھر ایک لمحہ یہ جھکے گی، آقا اسے وہی وفا کیشی اور نثار ہو جانے والی ادا سمجھے گا۔ لیکن اس کے ہاتھ جوتوں کے بجائے قدم کی طرف بڑھیں گے اور اگلی ساعت چت پڑے نہتے بے بس آقا سے سارے دام کھرے کرلے گی۔ کسی غیر یہودی کے ساتھ انصاف کرنا اس کے ہاں حرام ہے، یہود کی مشہور مذہبی شخصیت تلمود د کا قول ہے "جب آپ کہیں سے گذریں اور کسی گڑھے میں کوئی اجنبی گرا نظر آئے تو گڑھے پر پتھر رکھ کر اسے بند کرلیں تاکہ اس کے نکلنے کے امکانات ختم ہو کر زمین کی سطح ایک غیر یہودی سے پاک ہو سکے۔"...... یہود کی اس کج فطری کی وجہ سے ان پر ذلت وخواری مسلط کی گئی، یہ تاریخ کے ہر دور میں سب سے زیادہ پٹنے والی رسوا قوم رہی، آج جس یہودی دماغ نے یورپ کی عیسائی دنیا سے دوستی کی پینگیں بڑھا کر عیسائی مشینری کو اپنے سازشی شکنجے میں کسا ہے، سترھویں صدی عیسوی تک اسی یورپ میں یہود سے زیادہ قابل نفرت کوئی قوم نہ تھی، یہ دربدر پھرنے والی ایک منحوس قوم شمار کی جاتی، یہودیوں کے بارے میں مشہور تھا کہ یہ عیسائی بچوں کو قتل کرکے اپنے تہواروں اور مذہبی رسومات کی بھینٹ چڑھا دیتے ہیں، عام لوگوں کے دلوں میں نفرت پیدا کرنے کے لیے یہ بات کافی تھی، تیرہ سو اکیسویں عیسوی میں عیسائی آبادی کے تمام کنوؤں میں زہر پھیلانے کے یہودی منصوبے کا انکشاف ہوا، سازش کا پتہ اسپین میں ایک یہودی سے برآمد ہونے والے خط سے چلا۔ لوگ یہ خبر سن کر نکل آئے اور جہاں جہاں یہودی ملے انھیں قتل کرتے چلے گئے، تیرہ سو اڑتالیس میں سارا یورپ طاعون کی زد میں آیا، بے شمار لوگ لقمہ اجل بنے، اس موقع پر بھی لوگوں کا خیال یہود کی طرف گیا کہ انہوں نے کنوؤں میں زہر ملا کر یہ وبا پھیلائی ہے، اس طرح جو یہودی طاعون سے بچ گئے تھے، وہ عوامی انتقام کے ہتھے چڑھ کر کام آئے اور لاکھوں کی تعداد میں ان کا قتل عام ہوا، یہودیوں کو زمین خریدنے کی اجازت تھی نہ کاشت کرنے کی، وہ عیسائیوں کے ساتھ مل کر کام کر سکتے تھے، نہ کارخانوں اور کھیتوں میں مزدور کے طور پر...... عیسائی دنیا میں یہودیوں کو صرف سود پر قرضے دینے کی اجازت تھی۔ بارہ سو چھتیس میں فرانس کے ایک پادری نے اعلان کیا کہ...... "یہودیوں سے مذہبی بات کرنا حرام ہے، اگر کوئی یہودی، عیسائیت کے خلاف ایک لفظ بھی بولے تو سننے والا اپنی تلوار اس کے پیٹ میں وہاں تک گھونپ دے جہاں تک وہ پہنچ سکتی ہو" گیارہ سو سینتالیس میں کلیسا کلنی کے سربراہ پطرس نے شہنشاہ فرانس کے نام ایک خط میں یہودیوں کے متعلق لکھا "میں نہیں چاہتا کہ آپ ان ذلیل لوگوں کو بالکل ہی ختم کردیں، انہیں ذلیل کرنے کے لیے زندہ رکھا جانا چاہیے، تاکہ ان کی زندگی ان کی موت سے بھی بدتر ہو۔"...... یہودیوں نے بڑی طویل جدوجہد کے بعد تیرھویں صدی عیسوی میں اپنے لیے ہمدردی رکھنے والا ایک عیسائی حلقہ پیدا کیا جو پاپائی نظام کی بے اعتدالیوں کے خلاف تھا، اس تحریک کی قیادت میں ایک سرگرم نام مارٹن لوتھر کا ہے، مارٹن لوتھر نے ابتدا میں یہودیوں کے ساتھ امتیازی سلوک کے خلاف مؤثر آواز اٹھائی لیکن جب یہودیوں کی سازشوں سے واقف ہوا تو وہ ان کے لیے آگ کا بگولا ثابت ہوا، اس نے ایک پمفلٹ میں یہاں تک لکھا کہ:...... "یہودی بدکار عیسائی عوام کا خون چوستے ہیں، یہودی ڈاکٹر عیسائی مریضوں کو مار دیتے ہیں اس لیے یہودی کنیساؤں کو تباہ کرنا اور تمام یہودی گھروں کو ڈھانا عیسائیوں کا مذہبی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فریضہ ہے، میں ہر خداترس عیسائی سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی مقدس زمین کو یہودیوں کے وجود سے پاک کرے۔“...... یورپ میں یہودیوں کی تذلیل کی ہولناک داستان کا اندازہ اس سے لگائیں کہ عیسائی عدالتوں میں بسا اوقات اُن سے یہ اقرار بھی کرایا جاتا ”وہ نجس یہودی ہے، آوارہ وذلیل ہے، تمام بنی نوع انسان کی ذلت کا صرف باعث ہی نہیں بلکہ اس کی تباہی کا ذریعہ بھی ہے، کنوؤں کے پانی میں زہر ملاتا، طاعون پھیلاتا اور عیسائی بچوں کا خون بہاتا ہے، اس کا انجام دائمی جہنم ہے کیونکہ وہ چرچ اور تمام نیک عیسائیوں کا بدترین دشمن ہے۔“...... صدیوں پر محیط یورپ میں اتھاہ پستیوں کی یہ تاریخ یہودی ٹھنڈے پیٹوں برداشت کرتے رہے، ان کی خفیہ منصوبہ بندی اور سازشی سرشت میں سرمو فرق نہیں آیا، یہاں تک کہ سترہویں صدی میں یورپ کے مختلف ملکوں میں ان کے قدم جمنے لگے۔ انہیں معلوم تھا کہ جب تک مذہبی جذبات کی آنچ ہلکی نہ ہوگی، انہیں یورپ میں پنپنے کا موقع نہیں مل سکتا، اس لیے مذہبی روایات کا علمبردار پاپائیت کا ادارہ ان کی سازشوں کا سب سے بڑا ہدف بن گیا، عیسائی آبادی کو مذہب سے بیگانہ کرکے آوارگی کی راہ پر ڈالنا یہودی منصوبے کا پہلا مرحلہ تھا، تحریف شدہ عیسائیت کی زمین بیج کو قبول کرنے اور اس کے برگ وبار لانے کے لیے تیار تھی، سائنسی ترقی اور صنعتی انقلاب نے اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے سازگار فضا مہیا کی اور یورپ کی عیسائی دنیا کو آسانی کے ساتھ انہوں نے الحاد، بے دینی اور فحاشی کے جوہڑ میں دھکیل دیا، آوارگی کی طرف لپکتی فضا میں عورت کے حسن وشباب کو یہودیوں نے بطور ہتھیار استعمال کیا (احمد عبدالغفور عطار نے اپنی کتاب ”الیھودیۃ والصھیونیۃ“ میں یورپی نوجوانوں کو بے راہ روی پر ڈالنے اور اہم مناصب تک راستے بنانے میں یہودی عورتوں کے مجرمانہ کردار کو بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے۔)...... عیسائی دنیا پر فتح صیہونی منصوبے کا پہلا مرحلہ تھا، اس منصوبے کا اگلا مرحلہ اسلام پر غلبہ ہے، یہود کے دہشتناک خوابوں کی اصل منزل تسخیر عالم اور عظیم تر اسرائیل کا قیام ہے...... ”فتح عالم“ کے اس منصوبے کو یہود کی مختلف تنظیموں کے برسوں کی طویل سوچ وبچار اور غور وفکر کے بعد اٹھارہ سو ستانوے میں سوئٹزرلینڈ کے شہر ”بیل“ میں منعقد ہونے والی ایک کانفرنس میں حتمی اور دستاویزی شکل دی گئی تھی، یہودی رہنما تھیوڈور ہرٹزل کی صدارت میں ہونے والی اس کانفرنس میں پچاس مختلف یہودی تنظیموں کی نمائندگی کرنے والے تین سو سربرآوردہ دانشوروں، ڈاکٹروں، وکلا، ماہرین اقتصادیات اور تاجروں نے اراکین کی حیثیت سے شرکت کی تھی، فرانسیسی عورت ان خفیہ دستاویزات کو ایک صیہونی ماسونی رہنما سے حاصل کرنے میں کسی طرح کامیاب ہوگئی، بعضوں کا کہنا ہے کہ یہ دستاویزات کانفرنس میں شریک یہودی خفیہ تنظیم فری میسن کی ایک اعلیٰ عہدہ دار خاتون کے گھر سے چوری ہوگئیں، یہ دستاویزات فرانسیسی یا عبرانی زبان میں تھیں، انیس سو دو میں روس کے دو بڑے اخبارات نے پہلی مرتبہ ان دستاویزات کا روسی ترجمہ شائع کیا، جس کی وجہ سے عوام میں شدید ہیجان پیدا ہوا اور دس ہزار یہودی روس میں ہلاک کیے گئے۔ انیس سو پانچ میں روس کے ایک قدامت پرست عیسائی پادری پروفیسر نالس نے ان شیطانی دستاویزات کا ترجمہ کرکے انہیں کتابی صورت میں شائع کیا، اس کا انگریزی ترجمہ انیس سو انیس میں روس میں ایک انگریزی اخبار کا روسی نامہ نگار وکٹری مارس ڈن نے کیا، جرمنی زبان میں اس کا ترجمہ انیس سو انیس میں ہوا، عربی میں اس کا ترجمہ محمد خلیفہ طیونسی نے کیا جو انیس سو اکیاون میں قاہرہ سے شائع ہوا، اردو ترجمہ آج سے تقریباً تیس سال قبل ماہنامہ تجلی دیوبند میں ”حکمائے صیہون کے خفیہ دستاویزات“ کے عنوان سے قسط وار شائع ہوا اور ”یہودی پروٹوکولز“ کے نام سے پاکستان میں ابھی حال ہی میں اس کا ترجمہ شائع ہوا ہے...... ۲۴ دستاویزات یا پروٹوکولز پر مشتمل تسخیر عالم کا یہ منصوبہ ایک اشارہ، ایک حوالہ اور ایک سرچشمہ تحریک کے طور پر مرتب کیا گیا، تعجب کی بات یہ ہے کہ دنیا کی مختلف بڑی زبانوں میں اس کی وسیع تر اشاعت اور طشت از بام ہونے کے باوجود گذشتہ ایک صدی کے حادثات وواقعات حیرت انگیز حد تک ان دستاویزات کے مجرمانہ رازوں اور انسانیت کے ماتھے پر کلنک کے اس ٹیکے سے مطابقت رکھتے ہیں، نیویارک کے ایک یہودی وکیل ہنری کلین نے اقوام متحدہ کے وجود میں آنے کے بعد کہا تھا کہ یہی وہ ”حکومت اعلیٰ“ ہے جس کا تصور یہودی دستاویزات میں پیش کیا گیا ہے۔ عیسائی مشنری و وسائل کو بھیار ادیتے ہوئے یہودی دماغ کی تباہ کاریوں سے آج پوری دنیا دوچار ہے اور عالم اسلام کی بربادی کے لیے عیسائی مشنری اور صیہونی دماغ دونوں کے ناگ پھن نکال کر پھنکار رہے ہیں...... اس لیے ارض فلسطین میں درد کا موسم پھیلانے والے یہودی درندوں کے خون آشام بھبوکے دنیا کو جگائیں، نہ جگائیں...... عالم اسلام کو ضرور کروٹ لینی چاہیے، ورنہ خدشہ ہے کہ چمن رہے گا، نہ خوش نشینانِ چمن......

کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ درد بن جائے دردِ لا دوا
کہیں ایسا نہ ہو کہ تم بھی مداوا نہ کرسکو

© rasailojaraid.com